بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

نگرانِ اصول
مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۱ | بابت ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۱ھ مطابق ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۲

شراب کی تباہ کاریاں

از مولوی عبدالصبور صاحب صابر بستوی متعلم دارالحدیث رحمانیہ دہلی

(۲)

لندن کے ایک مشہور اہل قلم مسٹر ٹیلر کرافٹ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جسمیں انہوں نے لندن کی معاشرتی وتمدنی زندگی کو اچھی طرح بے نقاب کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ "مے نوشی کی رسم اتنی قدیم ہے اور شعر وادب نے اسے اس قدر رنگین بنا دیا ہے۔ کہ انگریزی قوم میں یہ عیب کوئی عیب نہ رہا۔ بلکہ لوگ اسے ہُنر سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور ایسا جوہر سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ گویا بغیر اس کے مردانگی میں فرق آجاتا ہے"

دیکھئے کس طرح عیب ہُنر بن گیا۔ بات یہ ہے کہ جب قسمت بگڑتی ہے۔ تو انسان کو اپنے بُرے بھلے کی تمیز مشکل ہو جاتی ہے۔ بات میں بات نکلتی ہے۔ مجھے ایک واقعہ یاد آگیا جس سے اس بات کے سمجھنے میں کافی مدد ملیگی۔ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے۔ اور تاریخی تجارب کا مجموعہ ہے۔ کہ کسی قوم میں برائی کا عام ہو جانا اتنا مہلک نہیں ہوتا۔ جتنا کہ اُس قوم سے برائی کے احساس کا اُٹھ جانا۔ جس قوم سے برائی کا احساس اُٹھ جائے۔ تو آپ یقین کرلیں۔ کہ وہ وقت قریب آگیا ہے۔ جب سنت کے مطابق قدرت اس کو اپنی گرفت میں لیلے۔ اور اس میں شبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ اب اس قوم کیلئے مہلت کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ مستقبل قریب میں خدا کی قدرت کا ظہور ہونے والا ہے

واقعہ یوں ہے کہ امریکہ میں جب شراب کی مضرتوں کا احساس پیدا ہوا۔ تو انہوں نے چاہا۔ کہ امریکی قوم شراب پینا بند کردے اِس مقصد کو کامیاب کرنیکی خاطر ابتدائی زمین ہموار کی گئی۔ کئی سال تک رسل و جرائد، تصاویر و سینما اور بہت سے دوسرے طریقوں سے شراب کی تباہ کاریوں کو اہل امریکہ کے ذہن نشین کرانیکی کوشش کیگئی اس تبلیغ میں ساڑھے چھ کروڑ ڈالر صرف ہوئے۔ شراب کے خلاف جس قدر لٹریچر و اشتہارات شائع کئے گئے۔ ان کا حجم تقریباً ۹ ارب صفحات پر مشتمل تھا۔ آخر یہ معاملہ امریکن کانگریس میں پیش ہوا۔ امریکن کانگریس نے عوام ہی کی کثرت رائے سے اِس قانون کو ۱۹۲۰ء میں پاس کردیا امریکہ کی ۴۶ ریاستوں نے اِس قانون کی توثیق کی، دار المبعوثین اور مجلس شیوخ نے قانونِ تحریم خمر پاس کیا۔ اور یہ سب کچھ امریکی قوم کی رضامندی سے ہوا۔ لیکن جونہی یہ قانون نافذ ہوا امریکن قوم میں ہلچل مچ گئی۔ اِس ام الخبائث کے ہجر میں امریکی قوم دیوانی ہوگئی۔ آخر کار اجازت یافتہ شراب خانوں کے بند ہوتے ہی تمام ملک میں لاتعداد خفیہ کارخانے قائم ہو گئے۔ قانون کی گرفت سے بچکر شراب فروخت کرنیکے طریقے ایجاد ہوئے۔ اِس وقت کے شرابخانوں کی تعداد کل چار سو تھی لیکن بعد تحریم صرف سات سال کے اندر ۷۹۴۳۷ کارخانے گرفتار ہوئے۔ ۹۳۸۳۱ بھٹیاں گرفتار ہوئیں۔ اور اس زبردست دار و گیر کے بعد بھی شراب خوری کے کاروبار میں کوئی کمی نہ ہوئی۔ بلکہ محکمۂ تحریم خمر کے ایک کمشنر کا بیان ہے۔ کہ ہم کل کارخانوں اور بھٹیوں کا صرف دسواں حصہ پکڑ سکے"۔ اسکے علاوہ یہانتک اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ بعد تحریم خمر امریکی باشندے ہر سال ۲۰ کروڑ گیلن شراب پینے لگے۔ یہ مقدار استعمال قبل تحریم کی مقدار سے بہت زیادہ تھی۔ اور اب جو شراب بنتی حد درجہ مضر صحت بھی ہوتی۔ کمسن بچے بھی بکثرت شراب پینے لگے۔ مثال کے طور پر شہر نیویارک کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قبل تحریم ۱۹۱۸ء میں الکحل کے اثر سے بیمار ہونیوالوں کی تعداد ۳۷۴۱ اور مرنیوالوں کی تعداد ۲۵۲ تھی۔ اور بعد تحریم ۱۹۲۶ء میں بیمار ہونیوالوں کی تعداد گیارہ ہزار اور مرنیوالوں کی تعداد ساڑھے سات ہزار تک پہنچ گئی۔ اور اسی طرح جرائم خصوصاً بچوں کے جرائم میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ امریکہ کے ججوں کا بیان ہے۔ کہ "ہمارے ملک کی تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی۔ کہ کبھی اتنی کثیر تعداد میں بچے بجارالزام گرفتار ہوئے ہوں"۔ جب جرائم حد سے بڑھ گئے تو تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ ۱۹۲۰ء سالِ تحریم سے مے خواری دن بدن زیادہ ہوتی جارہی ہے۔ حتی کہ بعض شہروں میں دو سو فیصدی اضافہ ہوا۔ ۱۹۳۳ء میں نیشنل کونسل کے ڈائرکٹر کرنل موس نے بیان کیا۔ کہ اِس وقت امریکہ کے ہر تین آدمیوں میں ایک آدمی جرائم پیشہ ہے۔ اور قتل کے جرائم میں ساڑھے تین سو فیصدی اضافہ ہے اور اِس قانون کے نافذ کرنے میں جو مصارف امریکی قوم کو برداشت کرنے پڑے ہیں۔ ان کی مجموعی مقدار ۴۵ کروڑ پونڈ بتلائی جاتی ہے۔ اور امریکہ کے محکمۂ عدل نے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۳۳ء تک کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اِس قانون کی تنقید کے سلسلے میں دو سو آدمی مارے گئے۔ ۵۳۴۳۳۵ قید کئے گئے۔ ایک کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کے جرمانے عائد کئے گئے ہیں۔ چالیس کروڑ چالیس لاکھ پونڈ مالیت کی املاک ضبط کی گئیں۔ جان و مال کے ان ہولناک نقصانات، امراض کی کثرت، شرح اموات میں اضافہ، ذمائم و قبائح کی کثرت

کو دیکھ کر ماہ دسمبر ۱۹۳۳ء میں قانون تحریم خمر کی تنسیخ کا باقاعدہ اعلان ہو گیا اور چودہ سال تک جو شراب حرام تھی ۔ اب وہ حلال ہو گئی (انتھیٰ ملخصاً)

(ترجمان القرآن جنوری ۱۹۳۴ء)

دیکھا آپ نے ؟ کس طرح عیب ہنر ہو گیا ۔ اِس وجہ سے نہیں ۔ کہ اب شراب کی مضرتیں منفعت سے بدل گئیں بلکہ یہ سب کچھ ہوا ہی اس لئے کہ امریکی قوم میں حاسۂ اخلاقی کا فقدان تھا ۔ شراب کی مضرتوں کو آفتاب سے زیادہ روشن کر کے دکھایا گیا ۔ اس کی خرابیاں تجربہ و مشاہدہ سے بھی ثابت کر دی گئیں ۔ اور پانی کیطرح امریکن قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی کا روپیہ بہا کر امریکی قوم میں اخلاقی احساس پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ۔ لیکن امریکی قوم نے اپنے نفس کی پیروی نہ چھوڑی ۔ اور شراب کا پینا ان کے نزدیک کوئی عیب کی بات اور اخلاقی جرم نہ رہ گیا ۔ حالانکہ امریکی قوم کی اکثریت ہی نے قانون تحریم خمر پاس کروایا تھا ۔ لیکن جب عمل کا وقت آیا ۔ تو یہی عیب اس اکثریت کی نظروں میں عیب نہ رہا ۔ بلکہ ہنر بن گیا ۔ مذکورہ بالا تفصیل سے اگر ایک طرف یہ معلوم ہوتا ہے ۔ کہ کوئی قوم اخلاقی احساس فنا کر دینے کے بعد کسطرح کج دماغ ہو کر رہ جاتی ہے ۔ کس طرح اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں ۔ تو دوسری طرف شراب کی تباہ کاریوں پر کافی روشنی پڑتی ہے ۔ اور مذکورہ بالا اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر دیکھنے والی آنکھیں دیکھ سکتی ہیں ۔ کہ کتنی جانیں الکحل و شراب کے مہلک اثرات کی نذر ہو جاتی ہیں اور سُنئے ۔ انگریزی روزنامہ لیڈر الٰہ آباد کا مقالہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ ڈاکٹر جنہیں ہر قسم کے مریضوں کا تجربہ رہتا ہے بارہا یہ رائے ظاہر کر چکے ہیں ۔ کہ شرابی بمقابلہ غیر شرابی کے مرض نمونیہ کے زیادہ شکار ہوتے ہیں ۔ اس کی تصدیق حال میں شکاگو امریکہ کے ہسپتال کے فراہم کردہ اعداد و شمار سے ہوتی ہے ۔ ۲۴۴۳ کی تعداد میں نمونیہ کے مریض تھے ۔ ان میں سخت شرابیوں کی تعداد (۴۹،۸۷) رہی ۔ معتدل شرابیوں کی تعداد (۴۰،۴۳) رہی ۔ غیر شرابیوں کی (۲۲،۳۵) تعداد رہی ۔ اس کے بعد مقالہ نگار لکھتا ہے ۔ کہ طبی شہادتیں اس کی بھی موجود ہیں ۔ کہ نمونیہ کے علاوہ دوسرے امراض متعدی سے بھی شرابیوں کی قوتِ مدافعتِ مرض بہت ضعیف ہو جاتی ہے ۔

(لیڈر ۔ ار اپریل ۱۹۳۹ء)

ان اعداد و شمار سے اندازہ لگائیے ۔ کہ نہ پینے اور بہت پینے والوں میں کتنا نمایاں فرق ہے ۔ یعنی ۲۲ اور ۴۹ کا فرق اور خصوصیت صرف ایک ہی مرض کی نہیں ۔ بلکہ ہر مرض میں شرابیوں کی قوت مدافعت کمزور اسی واسطے جنگ عظیم کے زمانہ میں اہل انگلستان کو معلوم ہوا کہ

"اہل انگلستان میں دس فیصدی جوان جنگ میں حصہ لینے کی قابلیت نہیں رکھتے ۔ اس لئے کہ شراب نوشی نے ان کی عصبی صحت کو تباہ و غارت کر ڈالا تھا ۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں اِس مسئلہ کی تحقیق کے لئے ایک شاہی کمیشن

مقرر ہوا۔ اِس نے جو طبّی شہادتیں قلمبند کی ہیں۔ اُن سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ شراب خوری سے دل دماغ، گردہ، جگر، اور غدود تناسلی کو طرح طرح کے امراض لاحق ہوجاتے ہیں"۔

(مملکتِ آصفیہ کے ایک چیف جسٹس کی ایک تقریر بحوالہ صدق)

بتائیے بھلا کیونکر شرابیوں کی شرح ہلاکت میں اضافہ نہ ہو۔ افسوس ہے یورپ پر کہ خدا کے ڈر سے نہ سہی عافیت وصحت ہی کے خیال سے شراب نوشی کو ترک کردیتا۔ کائنات کے رازہائے سربستہ ٹٹولنے میں تو یورپ پیش پیش رہا۔ لیکن ان ہولناک تباہ کاریوں کے پسِ منظر پر غور کرنے کی فرصت ابھی یورپ کو نہ ملی۔ کاش اب بھی یورپ اپنی بدحواسی پر متنبّہ ہوجاتا۔ اگر اب بھی شراب کی تباہ کاریاں اچھی طرح واضح نہ ہوئی ہوں تو کچھ اور سنئے:۔

"فلاڈیلفیا میں خمریات کی تحقیق کے لئے ایک ریسرچ کونسل قائم ہے۔ اِس کونسل کی ایک مجلس مذاکرہ میں ڈاکٹر دلفرڈ نے شراب کی تباہ کاریوں پر اپنا مقالہ پڑھتے ہوئے کہا کہ دق، سرطان، سل، آتشک دماغی امراض اور بچوں کے مہلک امراض آج کل ڈاکٹروں کا مرکز توجہ بنے ہوئے ہیں۔ مگر شراب کی تباہ کاری اور التسمم الکحل ان تمام امراض سے زیادہ قابلِ غور ہے۔ صرف اِس ریاست یعنی فلاڈیلفیا میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمیوں کو شراب کی سمیّت نے مریض بنا رکھا ہے"۔

اِسی طرح ڈاکٹر ٹیموتھی جو بوسٹن کے میڈیکل ایگزامنر ہیں۔ انہوں نے شراب کی تباہ کاریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ۔

"ایک ہزار اشخاص ایسے معلوم ہوئے ہیں۔ جن کی موت شراب سے واقع ہوئی۔ ان میں سے ایک تہائی آدمی شراب کی شدید سمیّت سے ہلاک ہوئے۔ بقیہ اشخاص مدہوشی کی حالت میں زخمی ہوکر یا تخمہ، بدہضمی، قے، اور خناق یا ذبحہ، کی وجہ سے مرگئے۔ یا متلی کی شدت اور مری یا فم معدہ کے پھٹ جانے سے یا قے الدم یا نفث الدم میں مبتلا ہوکر مرے۔ بہت سے لوگوں کی موت نشہ کی حالت میں یا جسم میں حیاتین کی مقدار کم ہوجانے سے واقع ہوئی"۔

اِسی مجلس مذاکرہ کے دوسرے مقرر ڈاکٹر لیو الگزنڈر نے اپنی تقریر میں کہا کہ

"کھانے پینے کی جن چیزوں میں الکحل شامل کیا جاتا ہے۔ ان کی شدید نگرانی کی ضرورت ہے۔ ایسی تمام اشیاء کے لیبل پر غذا، دوا، اور سامان زیبائش کے قانون ۱۹۳۸ء کے مطابق الکحل کا تناسب ظاہر کرنا ضروری قرار دیا جائے۔ کیونکہ ان اشیاء میں الکحل غیر معتدل مقدار میں ہو۔ تو ان کے استعمال سے سمیّت پیدا ہوجاتی ہے۔ جو عصبی امراض، رعشہ، ہذیان، اور دوسرے قابلِ علاج وناقابلِ علاج دماغی امراض کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس سے گردے اور جگر بھی ماؤف ہوجاتے ہیں"۔ (نوید صحت)

یہ خود مغرب کے فراہم کردہ چند حوالجات آپ کی نظروں کے سامنے ہیں۔ فیصلہ کا انحصار آپ پر ہے۔ اس سے میرا مقصد یہ نہیں۔ کہ کسی خاص قوم کے اخلاق کی تصویر کا سیاہ رُخ نمایاں کر کے ان کے خلاف نفرت کے جذبات کو برانگیختہ کیا جائے۔ بلکہ محض شراب کی تباہ کاریوں کو بے نقاب کرنا مقصود ہے۔ نیز ان فریب خوردہ حضرات کو بتا دینا ہے۔ جو قدم بقدم مغرب کے پیچھے چلنے میں مصروف ہیں۔ اور فتنۂ الحاد و دہریت کا پُرتپاک استقبال کرتے ہیں۔ کہ خدا و مذہب سے بیزاری کے بعد اس طرح اخلاقی حالت کا بگڑ جانا ضروری ہے۔ اگر وہ صاحب چشم بصیرت ہیں۔ تو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ کہ مغربی تہذیب میں نشو و ارتقا کا سامان نہیں۔ مغربی تہذیب کے جسم سے صالح خون ختم ہو چکا ہے۔ بلکہ غلط بنیاد پر مغربی تہذیب کی عمارت قائم ہونے کی وجہ سے اس کا منہدم ہو جانا متوقع ہے۔ بادی النظر میں اب تک جو دنیا نے مادی ترقیوں کی درخشندگیاں دیکھی ہیں۔ اس کی حقیقت محض چراغِ سحری کی آخری ٹمٹماہٹ کی سی ہے۔ اور مغربی تہذیب تباہی کے ساحل تک پہنچ چکی ہے۔ اور یہ موجودہ شکست و ریخت اسی کی تمہید ہے۔ اب آپ کو اس "مذہبی نظریہ" کے ماننے پر مجبور ہونا پڑے گا۔ جو شروع شروع میں پیش کیا گیا تھا۔ کہ غیر الٰہی نظام پر جو بھی عمارت قائم کی جائے گی۔ تھوڑے ہی دنوں میں منہدم ہو کر اپنے وجود سے محروم ہو جائیگی۔ اس چیز کو آج سے بہت پہلے نباض ملت علامہ اقبال رح کی دور رس نگاہوں نے بھانپ لیا تھا۔ کہ ؎

تمہاری تہذیب اپنے ہاتھوں سے آپ ہی خودکشی کریگی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

ششماہی امتحان

دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا ششماہی امتحان بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت خیر و خوبی کے ساتھ حسبِ دستور سابق ختم ہو گیا۔ ۲۴ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۲ء سے ۳۰ ربیع الاول مطابق ۱۷۔ اپریل تک طلبہ کو تیاری کا موقع دینے کے لئے اسباق ملتوی رہے۔ یکم ربیع الثانی سے باقاعدہ تحریری امتحان شروع ہوا۔ اور مسلسل تین روز تک ہوتا رہا۔ ۴ کو مدرسہ میں تعطیل رہی اور پھر ۵ ربیع الثانی بروز بدھ سے باقاعدہ تعلیم شروع ہو گئی جمعرات کو نتیجہ بھی سُنا دیا گیا۔ مجموعی حیثیت سے نتیجہ بحمد اللہ حوصلہ افزا ہے۔ جماعت میں اول آنے والوں کو مہتمم صاحب نے حسب دستور دو دو روپے نقد انعام عنایت فرمائیے۔ فَبَارَکَ اللّٰہُ فِیْہِ وَاَحْسَنَ اِلَیْہِ۔ مندرجہ ذیل طلبہ اپنی اپنی جماعتوں میں اوّل آئے۔

جماعت ہشتم میں	عبداللہ اعظمی	جماعت پنجم میں	احمد اللہ رشید آبادی	جماعت دوم میں	احمد اللہ بہاری
ر ہفتم میں	رستم احمد بنگالی	ر چہارم ر	عبدالرحیم پنجابی	ر اولیٰ ر	فضل الباری مبارکپوری
ر ششم ر	عبدالصبور لسنوی	ر سوم ر	عبدالعلیم جے پوری	ر ادنیٰ ر	عبدالمتین مچھلی شہری